وانا آپریشن
کے بارے میں پاکستان کے علماء کا
متفقہ فتویٰ

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیانِ کرام کا

فتویٰ:

"فقہ کی معتبر کتاب اور مشہور کتب درمختار وردمختار میں
ہے کہ عصبی پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائے
گی۔"

کوہاٹ کے مفتیان کا فتویٰ:

"شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی
اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے باغی ہیں اور انکا مرنا حرام
موت ہے اور ان کا حکم "قطاع الطریق" یعنی راہزن اور ڈاکو
کا ہے۔ نمازِ جنازہ کیلئے جو حکم راہزن اور ڈاکو کا ہے وہی
ان کا ہے۔"

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ:

"اگر کسی فوجی کو ایک مسلمان کے قتل اور "پھانسی یا کورٹ
مارشل" کے درمیان فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں
اسکے لئے اخروی لحاظ سے آسان، سہولت دہ اور جائز یہی ہے
کہ وہ اپنے لئے "کورٹ مارشل" اور "تختۂ دار" کا راستہ
اختیار کرے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانا آپریشن کے بارے میں پاکستان کے علماء کا متفقہ فتویٰ

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظّام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کررہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کررہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قران وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ا: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کاروائی کرکے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: کیا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لئے اس قسم کی کاروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کا نماز جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے، ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

منجانب: کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اوران کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہاء کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیشِ نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لئے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان کے اندر مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لئے فوج کیلئے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کیلئے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جوان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء:۹۳)

(رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے)

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنہ: ۱)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں)

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا . الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (النساء: ۱۳۸، ۱۳۹)

(اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے)

(۴) وفی الحدیث عن البراءؓ بن عازب ان النبی ﷺ قال: لزوال الدنیا وما فیھا اھون عند اللّٰہ تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اھل السمٰوٰت واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لا دخلھم اللّٰہ تعالیٰ النار

(روح المعانی، جلد:۳، ص:۱۱۶)

(حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ: دنیا وما فیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کئے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں پھینک دے گا)

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال :المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه(الی عدوه)الخ (متفق علیه،ریاض الصالحین:۱۰۸)

(حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے......)

(۶) وفی احکام القرآن للجصاص(۲/۴۰۶) وهذا یدل علی انه غیر جائز للمومنین الا ستنصار بالکفار علی غیرهم من الکفار اذ کانوا متی غلبوا کان حکم الکفر هو الغالب

(**احکام القرآن للجصاص** میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لئے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی)

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ :السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره حق مالم یؤمر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة (بخاری، جلد:اص: ۴۱۵)

(حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کیلئے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی)

(۹) وفی شرح السیر جلد:۳،ص: ۲۴۲: وان قالوا لهم قاتلوا معنا

المسلمين والا قتلناكم لم يسعهم القتال مع المسلمين لان ذلک حرام لعينه فلا يجوز الا قدام عليه بسبب تحديد بالقتل كما لو قال له اقتل هذا المسلم والا قتلتک.

(شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ ''ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے'' تو مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لئے کہ یہ حرام لعینہ (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ ''فلاں مسلمان کو قتل کر و ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا'' اور وہ عملاً ایسا کر گزرے)

(۱۰) **وكذٰلک من ......عدا على قوم ظلما فقتلوه لا يكون شهيدا لانه ظلم نفسه.** (بدائع، جلد: ۲ ص: ٦٦)

(اسی طرح......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا)

(۱۱) **ومن قتل مدافعا عن نفسه او ماله اوعن المسلمين او اهل الذمة بایّ آلة قتل، بحديد او حجر او خشب فهو شهيد، كذا فى محيط السرخسى** (هنديه، جلد:۱، ص: ۱٦۸)

(جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل......لوہے پتھر، لکڑی وغیرہ......سے قتل ہوا ہو)

واللّٰہ اعلم با لصواب

عبدالديان عفا اللّٰه عنه

دارالافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علماء کے نام و دستخط ذیل میں دیئے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دار العلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔

(۳) مولانا عبد السلام صاحب، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔

(۴) قاری چمن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔

(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دار الافتاء، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۶) مولانا عبد الرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔

(۷) فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔

(۸) مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب۔

(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۲) مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن و خطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔

(۱۳) مولانا عبد القیوم حقانی صاحب، عظیم سکالر و مہتمم جامعہ ابو ہریرہؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔

(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دار الافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔

(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ۔

(۱۶) مولانا عبد المعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔

(۱۷) قاری سعید الرحمٰن صاحب، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔

(۱۸) قاضی عبد الرشید صاحب، مہتمم دار العلوم جامعہ فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی۔

(۱۹) مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب، ایم این اے۔

(۲۰) مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی۔

(۲۱) مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔

(۲۲) مفتی محمد اسماعیل طوروصاحب، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔

(۲۳) مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالاسلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد۔

(۲۴) مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ، سترہ میل، بہارہ کہو، اسلام آباد۔

(۲۵) مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ وجامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔

(۲۶) مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

(۲۷) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر **معهد اللغة العربية** ومدیر بیت العلم، اسلام آباد۔

(۲۸) مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت ومدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد۔

(۲۹) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۳۰) مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی۔

(۳۱) مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۳۲) مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔

(۳۳) مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔

(۳۴) مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر، پشاور۔

(۳۵) مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔

(۳۶) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد، دارالعلوم آسیا گیٹ، پشاور۔

(۳۷) مولانا محمد امین اورکزئی، شاہووام، ہنگو۔

(۳۸) مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب۔

(۳۹) مفتی دین اظہر صاحب۔

(۴۰) مولانا مفتی عبدالحمید دینپوری صاحب۔

(۴۱) مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔

(۴۲) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔

(۴۳) مفتی انعام الحق صاحب۔

(۴۴) مفتی عبدالقادر، جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۵) مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۶) مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷) مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

(۴۸) پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۴۹) مولانا عزیزالرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۵۰) مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱) مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲) مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳) قاضی حمید اللہ صاحب (ایم۔این۔اے)، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴) مولانا فخرالدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵) مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶) مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷) مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸) مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

کوہاٹ کے مفتیان کا فتویٰ:

''شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے باغی ہیں اور انکا مرنا حرام موت ہے اور ان کا حکم ''قطّاع الطریق'' یعنی راہزن اور ڈاکو کا ہے۔ نمازِ جنازہ کیلئے جو حکم راہزن اور ڈاکو کا ہے وہی ان کا ہے۔''

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ:

''اگر کسی فوجی کو ایک مسلمان کے قتل اور ''پھانسی یا کورٹ مارشل'' کے درمیان فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس کیلئے اخروی لحاظ سے آسان، سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لئے ''کورٹ مارشل'' اور ''تختۂ دار'' کا راستہ اختیار کرلے۔''

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیانِ کرام کا فتویٰ:

''فقہ کی معتبر اور مشہور کتب درمختار ورد مختار میں ہے کہ عصبی پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائے گی۔''

الجواب صحیح

مختار الدین

۲۸ مارچ ۲۰۰۲ء